سوال

(176) وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھنی بھول جائے تو درمیان میں پڑھ لے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضوء کی ابتداء میں بسم اللہ بھولنے والا وضوء کے دوران بسم اللہ پڑھ سکتا ہے؟ اخوکم سرتاج

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اما بعد: وضوء کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی بڑی تاکید ہے اور اذکار وضوء میں یہ بحث گزر چکی مسلمان کیلئے اس کا عمداً ترک مناسب نہیں اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آجائے پڑھ لے۔

جیسے کہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب الام (1/31) میں فرمایا ہے: ''اور میں آدمی کیلئے پسند کرتا ہوں کہ وہ وضوء کے شروع میں اللہ کا نام لے 'اگر بھول جائے تو نام لے لے جب یاد آجائے اگرچہ وضوء مکمل ہونے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو''۔

اس معنی کی طرف ابن عابدین رحمہ اللہ تعالیٰ نے ردالمختار (1/47-75) میں اشارہ کیا ہے۔

میں کہتا ہوں: کہ سنت تو یہی ہے کہ وضوء کی ابتدا میں کہے لیکن کھانے میں اگر ایک لقمہ باقی رہتا ہے تو تب بھی کہے۔ کیونکہ حدیث میں ثابت ہے 'عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے اور اللہ کا نام لینا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ کہے ''بسم اللہ اولہ وآخرہ'' (ترمذی 'ابوداؤد) وکذا فی المشکاة (2/365)-

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: ''امام ابوداؤد نے احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ سے کہا 'جب وضوء میں بسم اللہ بھول جائے تو انہوں نے کہا: مجھے امید ہے کہ اس پر کچھ گناہ نہیں ہے۔ یہ اسحاق رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے اس قول کی بناء پر جب وضوء کے دوران یاد آجائے تو کہہ دے جہاں یاد آجائے 'تو جب سارے وضوء میں بھول معاف ہے تو بعض میں بھول بطریق اولیٰ معاف ہے''۔(المغنی 1/1154)

الشیخ الوالفرج کہتے ہیں: جب وضوء کے دوران بسم اللہ پڑھ لے تو بہر حال کفایت کرتی ہے کیونکہ اس نے اپنے وضوء پر اللہ کا نام لیا ہے 'پھر کہا: جب یہ ثابت ہو چکا ہے تو تسمیہ سے مراد بسم اللہ کہنا ہے 'اور اسکے علاوہ کوئی بھی اسکے قائم مقام نہیں جیسے ذبیحہ پر کہنے کا مشروع تسمیہ اور کھانے پینے کا تسمیہ اور اسکی جگہ نیت کے بعد اور افعال طہارت شروع کرنے سے

پہلے ہے تاکہ یہ سارے وضوء پر بسم اللہ کہنے والا ہو جائے جیسے ذبیحہ پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ کہی جاتی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص392

محدث فتویٰ